www.urduchannel.in

سلکِ گہر

انشااللہ خاں انشا

اردو چینل
www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

سلسلۂ مطبوعات کتاب خانۂ ریاست رامپور : نمبر ۹

M A
RY

سلک گوہر

میر انشاء اللہ خان انشا دہلوی متوفی ۱۲۳۳ھ
کی لکھی ہوئی بے نقط اردو کی
ایک کہانی

LYTTON LIBRARY
Date..................
ALIGARH.
MUSLIM UNIVERSITY

بتصحیح
امتیاز علی خان عرشی
ناظم کتاب خانہ

حسب الحکم اعلی حضرت فرمانروای رام پور دام اقبالہم و ملکہم

اسٹیٹ پریس، ریاست رامپور

www.urduchannel.in

طبع اول ۱۹٤۸ء

CHECKED-2002

جملہ حقوق محفوظ

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U32964

www.urduchannel.in

Rasa Bahn Saksena Collection
۳۲۹۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میر انشاء اللہ خان دھلوی (متوفی ۱۲۳۳ھ = ۱۸۱۸ء)

اردو زبان کے مایۂ ناز ادیب ھیں۔ اُن کے دماغ میں جتنی ھمہ گیری تھی، ھندوستانی شعرا اور ادیبوں میں اُس کی مثال بمشکل ھی مل سکے گی۔ عربی، فارسی، ترکی، پشتو، اردو، ھندی، پوربی، بنگلہ، پنجابی، کشمیری، سب میں کہا ھے، اور کہا جاتا ھے کہ خوب کہا ھے۔ پھر ھر زبان کی نثر پر بھی قدرت رکھتے تھے اور نظم پر بھی، بے نقط کے بھی استاد تھے اور بولچال میں بھی اھلِ زبان جیسی مہارت حاصل تھی۔

صاحبِ قلم ھوتے ھوے صاحبِ سیف بھی تھے۔ محمد بیگ خان ھمدانی کے ساتھ متعدد جنگی معرکوں میں شریک ھوکر دادِ شجاعت دی۔ ایک بار جے نگر میں ھمدانی کے بھتیجے مرزا اسمعیل بیگ خان سے کسی بات پر بگڑ بیٹھے۔ بیچارے کو جان چھڑانا مشکل ھوگئی تھی۔ لوگوں نے بیچ میں پڑ کر معاملہ سلجھایا، ورنہ یہ تو کٹار لے کر جھپٹ ھی پڑے تھے۔

www.urduchannel.in

شجاعت کے ساتھ خوش بیانی اور ظرافت کے بھی پتلے تھے۔ جہاں بیٹھ جاتے، باتوں کے باغ لگاتے اور چٹکلوں کے گل کھلاتے۔ بات میں بات ایسی پیدا کردیتے کہ سننے والے عش عش کر اُٹھتے۔ جو ہتھے چڑھ جاتا، چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب، اُسے چھیڑتے، اور بدقسمتی سے چڑھ جاتا، تو چھیڑ چھیڑ کر پاگل بنا دیتے۔

ہنسی دل لگی کے ساتھ رکھ رکھاؤ بھی غضب کا تھا۔ بڑے بڑے آدمیوں کو بھی خلافِ مزاج بات نہ کہنے دیتے۔ ایک دن نواب سالارجنگ کے بیٹے مرزا قاسم علی خان کسی شعر میں ان سے اُلجھ پڑے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نواب سعادت علی خان کے روبرو اُنھیں قائل ہونا پڑا۔

ذکاوت اور طباعی میں طاق تھے۔ غزلوں اور قصائد کی نت نئی زمینیں نکالتے اور اشعار میں اچھوتے مضمون باندھنے کی کوشش کرتے تھے۔ ١٦ برس کی عمر میں نواب شجاع الدولہ کی صحبت میں داخل ہوئے، اور مرتے دم تک کبھی نواب نجف خان کے لشکر میں رہے، کبھی بندیل کھنڈ میں جا براجے؛ ابھی میرزا سلیمان شکوہ بہادر کے ندیم تھے، وہاں سے اُٹھ کر الماس علی خان خواجہ سرا کے ہم جلسہ بن بیٹھے؛ آخر میں نواب سعادت علی خان بہادر کے زیرِ سایہ مزے اُڑائے اور اُن کی رات دن کی صحبتوں

www.urduchannel.in

کا کھلونا بنے رہے۔ مگر اس جہاں گردی اور ہرجائی پن کے باوجود تصنیف و تالیف کا شغل برابر جاری رکھا، اور سچی بات یہ ہے کہ اپنی طبیعت کے جوہر یہاں بھی خوب خوب دکھائے۔

ان کی تصنیفات میں سے کلیاتِ نظم، دریای لطافت اور رانی کیتکی کی کہانی[1] مشہور ہیں اور چھپ کر شائع بھی ہوچکی ہیں۔ مخزن الغرائب (ورق ۶۰ ب) میں چند سورتوں کی بے نقط تفسیر کا بھی حوالہ ملتا ہے، مگر یہ کتاب کہیں نظر سے نہیں گزری۔ کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں ان کی دو اور کتابیں محفوظ ہیں، جن کے نسخے کسی دوسری جگہ نہیں پائے جاتے۔

۱) پہلی کتاب، انشا کے ترکی روز نامچے کے چند اوراق ہیں، جن میں پنجشنبہ ۱۸ جمادی الاولی ۱۲۲۳ھ (۱۲ جولائی ۱۸۰۸ء) سے جمعہ ۲۵ جمادی الآخرہ سال مذکور (۱۸ اگست سال مذکور) تک کے روزمرہ واقعات بیان ہوے ہیں۔ ان میں سے بعض بہت دلچسپ اور مفید ہیں، مثلاً

۱ــــ رانی کیتکی کی کہانی کا دوسرا ایڈیشن انجمن ترقیِ اردو کی طرف سے شائع ہونے والا ہے، جسے حقیر عرشی نے کتاب خانۂ رامپور کے دو مخطوطوں سے مقابلہ کرکے مرتب کیا ہے۔

www.urduchannel.in

۱) یکشنبہ ٥ جمادی الآخرہ کو نواب سعادت علی خان بہادر کے حضور میں تصاویر کا ایک مرقع پیش ہوا۔ کسی تصویر کے سر پر بیڈھنگی سی پگڑی تھی۔ آفرین علی خان اُسے دیکھ کر بول اُٹھے کہ «یہ تو پگڑی نہیں، فراسیس کی ٹوپی ہے»۔

انشا لکھتے ہیں کہ «میں نے آہستہ آہستہ یہ پڑھا:

«پگڑی تو نہیں، ہے یہ فراسیس کی ٹوپی»

حضور نے سن لیا اور فرمایا: «صاحب، چلّا کے کیوں نہیں پڑھتے؟ دیکھو، میاں آفرین علی خان، تم پر یہ مصرع ہوا ہے»۔

اُنھوں نے کہا: «پیر و مرشد، کیسا مصرع؟»

فرمایا: «ہم کیا جانیں؟ انھوں نے کہا ہے:

پگڑی تو نہیں، ہے یہ فراسیس کی ٹوپی»۔

میں نے کہا: «یہ عجب زمین نکلی! حضور کی زبان سے ارشاد ہوا ہے، غلام کو ان سے کیوں پھنساتے ہیں؟ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کہنے والے کا مقصد نہیں اور بات موزوں ہوجاتی ہے»۔[1]

۱۔ اس عبارت میں «انشا لکھتے ہیں» کے بعد سے یہاں تک خود انشا کے اپنے الفاظ ہیں۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، اس نے جگہ جگہ ترکی عبارت کے ساتھ اردو جملے لکھے ہیں۔

www.urduchannel.in

اس اندراج سے انشا کی ایک مشہور غزل کی صحیح شانِ نزول کا پتا چل جاتا ہے، جو کلیات کے بیان سے قدرے مختلف ہے

سہ شنبہ ۷ ماہِ مذکور کے تحت لکھا ہے کہ جنابِ عالی کے صاحبزادے حسین علی خان بہادر کی فرمایش پر میں نے یہ ٹھیٹ ہندوستانی جملہ بولا: "پرانے دھرانے ڈانگ، بوڑھے گھاگ، سرہلا کر، منہ تھتھا کر، ناک بھوں چڑھا کر یہ کھڑراگ لائے"۔

یہ جملہ قدرے تغیر کے ساتھ رانی کیتکی کی کہانی میں موجود ہے۔ اس سے یہ اندزہ ہوجاتا ہے کہ مذکورہ کہانی ۷ جمادی الآخرہ ۱۲۲۳ھ (۱۸۰۸ء) کے بعد لکھی گئی تھی۔

اگر اس روزنامچے کا مکمل نسخہ دستیاب ہوجائے، تو انشا اور دربارِ اودھ کے متعلق بہت سی مفید باتیں ہمارے علم میں آسکیں گی۔

۲) دوسری کتاب "سلک گوہر" ہے، جو اس وقت آپ کے سامنے موجود ہے۔ یہ ایک مختصر کہانی ہے، جسے اپنی طبیعت کی اپج دکھانے کے لیے انشا نے بے نقط اردو میں لکھنے کی کوشش کی ہے۔

www.urduchannel.in

جہاں تک لطفِ زبان کا تعلق ھے، انشا کا قلم وہ گلکاریاں دکھانے میں بالکل ناکام رہا ھے، جو اُس کی دوسری کتابوں میں جگہ جگہ نظر آتی ھیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں ھے کہ انشا نے یہ کوئی انوکھی کوشش کی تھی۔ اُس سے پہلے، علاوہ چھوٹی چھوٹی عبارتوں یا خطوط کے، ملک الشعرای ھند فیضی کی دو کتابیں «موارد الکلم» اور «سواطع الالہام» نثرِ عربی میں اور «دیوانِ مادح» نظمِ فارسی میں موجود اور مشہور و مقبول ھوچکی تھیں۔ خود انشا ھی نے ایک بے نقط قصیدہ، ایک بے نقط دیوان اور ایک بے نقط فارسی مثنوی، «طورالاسرار» کے نام سے ۱۲۱۴ھ (۱۷۹۹ء) میں تالیف کی تھی۔ چنانچہ اس کا ایک شعر «سلکِ گوھر» کے دیباچے میں نواب سعادت علی خان بہادر کی مدح کرتے ھوے نقل بھی کیا ھے۔

در اصل اس بے لطفی کی وجہ یہ ھے کہ عام اردو بولچال کا سرمایۂ الفاظ انشا کے عہد میں یونہی کم تھا، اُس پر طرہ یہ ھوا کہ ھندی کے وہ سب لفظ، جن میں ٹ، ڈ یا ڑ پائی جاتی ھے، اس بنا پر چھوڑنا پڑے کہ اُس زمانے میں ان پر چھوٹی سی «ط» لکھنے کی جگہ چار چار نقطے لگائے جاتے تھے۔ اگر موجودہ چلن انشا

www.urduchannel.in

کے دور میں بھی پایا جاتا، تو عبارت کی سانس اتنی نہ گھٹ جاتی۔

اب صرف دو راستے باقی رہتے تھے۔ پہلا یہ کہ سنسکرت اور ہندی کے بے نقط الفاظ زیادہ کھپائے جائیں، اور دوسرا یہ کہ عربی و فارسی سے مدد لی جائے۔ چونکہ انشا کے بہت بعد تک ہندو اور مسلمان دونوں اپنی تحریر و تقریر میں سنسکرت اور ہندی کے نامانوس الفاظ سے پرہیز کیا کرتے تھے، اور اُن کی جگہ عربی و فارسی کے وہ لفظ بھی لکھ اور بول لیتے تھے، جو عام طور پر مستعمل نہ تھے، اس لیے انشا نے بھی رواجِ زمانہ کے مطابق عربی و فارسی کے ذخیرۂ الفاظ ھی سے دریوزہ گری کی، اور وسعتِ داماں بڑھانے کے لیے عربی کے اُن لفظوں کو بھی الف کے ساتھ لکھ کر غیر منقوط بنالیا، جو الفِ مقصورہ پر ختم ہوتے اور «ی» کے ساتھ لکھنے میں آتے تھے۔ مگر اوس سے پیاس نہیں بجھا کرتی۔ جن لفظوں اور ترکیبوں سے کان آشنا نہ ہوں، اُن کا مطلب سمجھ بھی لیاجائے، تب بھی لطف حاصل نہیں ہوا کرتا۔ اور یہ نامانوس پن سنسکرت اور ہندی ھی میں نہیں، عربی و فارسی الفاظ میں بھی بے کیفی ھی کا موجب ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اس عیب کو دور کرنے کے لیئے انشا نے مطالب و معانی میں جدّت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ باراتیوں میں مختلف طبقات کی نمایندگی کی غرض و غایت یہی نظر آتی ہے، اور اُن کی ہیئت کذائی، عادات و خصائل، اور بولچال کی مصورانہ نقالی اسی کی شاہدِ عادل ہے۔ مگر اشکال و اغلاق کے بھاری بھرکم پردے اُٹھا کر شاہدِ معنی کا دیدار کیا جائے، تو بجائے تسکین کے وحشت اور جھنجھلاہٹ ہی بڑھے گی۔

بہر حال انشا کی یہ کوشش اردو زبان کی تاریخ میں ایک دلچسپ اضافہ کرتی، اور اپنے سیٹھے پن کے باوجود مستحقِ ستایش تھی؛ اس لیے کتاب خانۂ رامپور کی طرف سے اسے شائع کیا جا رہا ہے۔

چونکہ اس کتاب کا صرف ایک ہی مخطوطہ دستیاب ہوا، اور محققین واقف ہیں کہ ایک قلمی نسخے پر کسی متن کی بنیاد رکھی جائے، تو مشتبہ مقامات کا رہ جانا ناگزیر سا ہوا کرتا ہے؛ اس لیے اگر اس چھوٹی سی کتاب میں آپ کو بھی متعدد جگھوں پر ٹھہر جانا پڑے، تو مرتب معذور و معاف خیال کیا جائے۔ اگر کسی اہلِ ذوق کو اس کا دوسرا مخطوطہ دستیاب ہو، تو بعدِ

www.urduchannel.in

مقابلہ صحیح الفاظ و فقرات سے مطلع کر کے مرتب کو ممنون فرمایا جائے۔

آخر میں یہ واضح کردینا مناسب ہوگا کہ زیرِ نظر مطبوعہ نسخے میں اس کی کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ کا وہ املا برقرار رکھا جائے، جس میں کسی حرف کے اندر نقطہ داری کا عیب نہ پیدا ہوتا ہو۔ ایسا کرنے میں بعض جگہ بمجبوری نسخے کے کاتب سے اختلاف بھی کرنا پڑا ہے۔ مثلاً اُس نے عربی لفظ «عل» کو کہیں اس طرح اور بعض جگہ «علا» لکھا ہے۔ پہلی صورت انشا کے مقصد کے خلاف تھی، اس لیے مطبوعہ نسخے میں موخر الذکر کو اختیار کیا گیا ہے۔

کہیں کہیں کاتب نے الفاظ کے املا میں بے ضرورت ردوبدل بھی کردیا تھا۔ مثلاً ھائے مختفی پر ختم ہونیوالے لفظوں کو کبھی الف کے ساتھ بھی تحریر کیا تھا۔ چونکہ ھای مختفی غیر منقوط حرف ہے، اس بنا پر ایسے الفاظ پوری کتاب میں اصلی املا پر برقرار رکھے گئے ھیں۔

خدا کرے یہ کتاب بھی سلسلۂ مطبوعاتِ کتابخانۂ رامپور کے پچھلے نمبروں کی طرح اھلِ ذوق کو پسند آئے

www.urduchannel.in

اور اعلی حضرت فرمانروائے رامپور دام اقبالہم و ملکہم کے مبارک عہد میں اور زیادہ مفید اور اہم علمی کام انجام پائیں۔ آمین!

امتیاز علی عرشی
ناظم کتاب خانہ

کتابخانۂ عالیہ، ریاست رامپور
۱۰ اگست سنہ ۱۹۴۸ء

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبد ماہ ساطع ملک روس و ملکۂ گوہر آرا

در حمد و درودِ رسول و ولدِ عم و آلِ اطہارِ او،
سَلَّمَهُمُ اللہُ الْمَلِکُ السَّلامُ وَ کَرَّمَهُمْ!

عالم عالم حمد، صحرا صحرا درود، اللہ صمدِ ودود، اور رسولِ کردگار، سرگروہِ رُسُل، محمدِ محمود، اور آلہ الاطہار کو؛ اور سو لاکھ سلام ہر سحر و مسا اُس ماہِ مصرِ اسلام، مدارالمہامِ سرکارِ ملکِ علاّم، امامِ ہمام، اسداللہ کو، کہ مع[1] عساکر و اعلام مدام معرکہ آرا رہا۔ اس حد کو علم کس کا، اور کس کا حوصلہ کہ مرحلہ گرد اُس راہ کا ہو! اَللّٰهُمَّ صَلِّ علا[2] مُحَمَّدٍ وَّآلِہ، وَ عُلُوِّہ وَکَماله!

۱۔ اصل : معہ ۔ لیکن ضمیر غائب کا اضافہ نادان کاتبوں کی غلطی سے ہوتا رہا ہے، اس لئے میں نے متن میں اصلاحی صورت اختیار کرنا مناسب خیال کیا۔

۲۔ اصل میں یہاں ''علیٰ''، اور آیندہ کہیں کہیں ''علی''، اور زیادہ‌تر ''علا'' لکھا ہے، تاکہ حرف یا سے جو اصلاً نقطہ دار ہے، احتراز کیا جا سکے۔ اس منشا کے پیش نظر میں نے ہر جگہ الف سے لکھنے کو ترجیح دی ہے۔

www.urduchannel.in

کلامِ مصرع دار

مدادِ مردمکِ حور و کلکِ سدرہ کدھر
کہ ہو مُسوّدۂ حمدِ داورِ عالم
مدام وردِ درودِ رسول «صَلِّ عَلَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلا آلِہ» کرو ہر دم

اطلاعِ اسمِ موسسِ کلام، سَلَّمَہُ اللہُ مَعَ آلِہ وَ اَولادِہٖ

واہ، واہ، او دل آگاہ، او مرادِ کلمۂ «لَوْ اَرَادَ اللہ» ہمسرِ املا، ولولہ![1] سلسلۂ کلام کو حورآسا، اور محاورۂ اردو کو امردِ سادہ رُو کر دکھلا، اور اسم اُس کلام کا "سلکِ گوہر"، رکھ، اور آ،

مدحِ حاکمِ عصر، اَدَامَہُ اللہ

اور اُس حاکمِ عصر، مالک الرؤساءِ وسادہ آرا کو کر دعا، کہ عدل اُس کا مرسوم، اور اسمِ مُعلاّ اُسکا «لَہُ السَّعادَہ» معلوم ہوا۔

کلامِ مصرع دار[2]

اللہ وُرا مراد دادہ ، اَعْطا عَلَماً، لَہُ السَّعادہ

۱۔اصل میں "ولولا"، ھے، لیکن بعض جگہ کاتب نے صحیح املا "ولولہ" بھی برقرار رکھا ھے۔ چونکہ ہای ہوز خود بے نقط ھے، میں نے ہر جگہ صحیح املا کو ترجیح دی ھے۔

۲۔ملاحظہ ہو کلیات انشا : ۱۸۲

www.urduchannel.in

الٰہا، مدام عالم عالم اُس کا محکوم، اور حاسد اُس کا معدوم ہو!

در اساسِ کلام

در عالمِ علوِ حوصلہ، کہ سالہا سال ہم کو سودا سا مطالعۂ احوالِ ملوکِ عالم کا رہا، ملکِ روس اور ملکۂ گوہر آرا کا حال اس طرح معلوم ہوا۔

در گلکدۂ سمر و احوالِ طلوعِ سحر

ہر گاہ سحر گاہ ماہِ امردِ کم عمرِ سادہ رو، اہلا گہلا رسمسا سا، مسرورِ سکرِ مدامِ طہور........[1] مرصع محل کا وارد ہو کر آرام گاہِ معہود کو سدھارا، اور عروسِ ہوا کا سلسلہ[2] ہلا اور ہر طرح کا گل، سرد سرد اوس اور سہاگ لہر کھا کر کھلا، اور لمعۂ مہر کا ورود سرِ کوہسارِ طلا کار ہوا،

وصولِ ملکِ روس در مصور محل

ملکِ روس، راس الرؤسِ ممالکِ محروسہ، سوار کار ہما کردارِ صرصر اطوار، ہمراہِ علم و دہل و کوس، مرحلہ

۱۔ اصل میں یہاں ایك لفظ کی بقدر جگہ میں نقطے ہیں۔

۲۔ اصل : سلسلا۔

www.urduchannel.in

گردِ گردا گردِ دورۂ گردِ صحرا، در صددِ ارادۂ آہو[1] رہ گم کردہ، آلودۂ ہراس و وسواس، واردِ حصارِ طلا کارِ سرکارِ ملکہ گوہر آرا ہوا۔ اللہ، اللہ! وہ عہدِ موسمِ گل کا ولولہ[2]، اور سو کوس لالۂ حمرا کھلا، اور وہ اُس مصور محل اور معطر محل کا ارم کا ساعالم!

احوالِ سراسر ملالِ ملکِ مسطور

حاصل کہ وہ ہمسرِ کسرا و دارا ملکِ مسطور، مصور محل کو گھور گھور، ملکۂ گوہر آرا کا گردۂ رو مصورِ لوحِ مردمک کر کر محو و آوارہ ہوا، اور اُس کو سارا درد والم گوارا۔ وہ اُس کا احوالِ سراسر ملال اگر سرِ مو محرر ہو، سو معلوم۔ مدرکہ، حواس، واہمہ کل معدوم۔ ولولہ اور دھوم دھام، مدام اُس کا کام؛ اور اُس مصور محل کو سو سو سلام، اور ہمراہِ دمِ سرد اس طور کا کلام:

کلامِ مصرع دار[3]

اور کس کا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا؟
آسرا اللہ اور آلِ رسول اللہ کا

۱۔ اصل: آہو وہ گم کردہ۔ مگر میرے نزدیک "رہ گم کردہ" ملک روس کی صفت ہونا چاہئے۔

۲۔ اصل: ولولا۔

۳۔ ملاحظہ ہو کلیات انشا: ۲۳۰ حاشیہ۔

www.urduchannel.in

احوالِ اطلاعِ ملکۂ گوہر آرا و ورودِ ملکِ روس در معطر محل

ملکۂ گوہر آرا کا دل اس حال کا مطلع ہوا۔ اُس دم محرمِ اسرار، مہر کردار، ہم عمر، ماہ رو کو کہا کہ «ادھر[۱] آؤ، اور اُس کو لاؤ»۔ ہر گاہ مار مہرہ عطاردِ الماس آسا کا لگا، اور محلِ لَسْمِع مارِ مدِ سما کالا ہوا، اور مدادِ مردمکِ حورِ ملاءِ اعلا کا مسودہ کھلا، اور وسواس کا کاسرا اُس کا اُگلا ہوا سم کھا کر سو رہا، اور گہوارہ کودکِ ماہِ مراد کا ہلا، ملکِ روس کلاہِ مکلل گوہر و الماس و لعل رکھہ کر، اُس صدور امر کا مامور ہو، سہما ہوا مع[۲] ماہ رو واردِ معطر محل ہو کر کراھا۔

اول اول سلسلہ کلام کا اس طرح کھلا۔ ملکۂ گوہر آرا کا سر ہلا کہ «ھاء! راہ و رسم معمول و مرسوم سوا اگر سرکار کا اور ارادہ ہو، سو معلوم۔ الوداع، آرام! اور دھوم دھام کا واسطہ اور سارا رولا کس کام؟ واللہ کہ حد گرما گرم ہو! اس طور کا سراسر آگ اور لاگ لگاؤ والا اور مردوا کم ہوا ہوگا۔ اگر سودا ہوا ہو، کالا لہو کم کرواؤ۔ اور اگر ہولِ دل ہو، دواء المسکِ سرد و گرم کھاؤ۔

۱۔ اصل: اودھر

۲۔ اصل: معہ

www.urduchannel.in

گوہمسرِ ماہِ مصر ہو، ہو، عامل مُلا لاؤ، کلام اللہ دم کرواؤ۔ وہ موا سودا درگور کہ سارا گھر کا گھر رسوا ہو۔ لو، ہمارا کہا کرو۔ سر کو، راہ لو، گھر کو سدھارو، مگر اس مُہر کو لو، اور ہر طرح دل کو دلاسا دو۔ اور اس کا گل کھاؤ، لاگ کو آگ لگاؤ، والد اور والدہ کو مطلع کرو۔ مُہرۂ مِہر کو ہلاؤ۔ مسودہ اس کام کا ہو، سو لکھو، لکھاؤ۔ مُہر کر صدر الصدورِ ملک کو حوالہ کر ارسال کرو۔ اگر ہمدگر کو وہ مراسلہ اور معاملہ گوارا ہو، حصولِ وصل لا کلام ہوگا۔ وَاِلا، لَاحولَ وَلاَ۔

ورودِ ملکِ روس در کوہِ طلا و مکالمۂ طاؤس مراد و ملکِ مسطور۔

حاصل کہ وہ اداس رُک رکاؤ کا کلمہ و کلام مسموع کر کر، ملکِ روس کا حد سوا دل دکھا، گولا سا لگا۔ ملکۂ گوہر آرا کو وداع کر کر کہا: «اوہ! ہو، سو ہو۔ ہوا سو ہوا۔ طالع کا لکھا ہوگا»۔ محروم اور ملول، راکھ دھول سر کو مل دل صرصر آسا صحرا کا رہگرا ہوکر، اس طور دلاسا دہِ دل ہوا کہ «لو، مولا، اُداسا کسو، دِسا کرو۔ اس معطر محل اور گھماگھم کو لوکا آگ کا لگا کر دھدکار دو»۔

مدعا کہ وہ اِکلا آلودۂ درد و الم، دو سال کامل دوا دو،

www.urduchannel.in

روا رو کر کر، سرِ کوہِ طلا آدھمکا ۔ لعل کا گھر آدھر اور الماس کا سہ درہ، اور لوحِ سحر، اور ھدھدِ طلسم، اور مردِ صد سالہ اُس کو محسوس ھوا ۔ وہ سالکِ مسالکِ ودادِ کامل طاؤس آسا معرکۂ سماع و حال کا گرم کر کر کوکا، اور مردِ معمرِ صد سالہ اس صدا کا آگاہ ہوکر للکارا کہ «او وارد راہ، مدعا دل کا کہ۔ اگر مال و ملک درکار ھو، کمر کھول؛ اور اگر معاملۂ دل ھو، اُس ماھرو کا اسم ھم کو معلوم کروا، سرمۂ طلسم. اور سرکارِ موسا[1] کا عصا وہ طور والا، اور مدد کا رسّا اور کاسہ[2] امداد ھوگا۔ اُس سرمۂ طلسم کا وہ کام کہ اُس کو لگا کر گھر گھر کل کو گھورا کرو، اور دوسرا مطلع حال ھو، سو معلوم؛ اور عصا وہ عصا کہ گاہ مار گاہ دَو حہ کردار ھو؛ اور رسا وہ رَسا کہ ھر ماہ رو کو کس لو؛ اور کاسہ وہ کاسہ[3] کہ ھر طرح کا طعام کھاؤ کھلاؤ، دو، لو، اُس کا طعام کد کم ھو»۔

ملکِ روس اس صدا کا سامع ھوکر کھلا ، اور کہا کہ «اسم اس گدا کا ماہ ساطع ولدِ مہر طالع ملکِ روس، اور علم اُس ماھرو کا کہ دل اُس کا والہ ھوا، ملکۂ گوھر آرا

۱۔ اصل میں کاتب نے ''موسا'' لکھا تھا مصحح نے چھیل کر ''موسیٰ'' بنادیا ۔ میں نے پہلی کتابت کو ترجیح دیتے ھوے ''موسا'' کو متن میں جگہ دی ھے ۔

۲۔ اصل : کاسا ۔

۳۔ اصل : کاسا وہ کاسا ۔

www.urduchannel.in

سرکار کا سامعہ آرا ہوا ہوگا۔ واللہ ! کہ اگر دوسرا اُس سا ہو، سو اصلا۔

محامدِ اوصال[۱] ملکۂ گوہر آرا

اُس حورِ ارم کا وہ عالم، اور آس مراد کا موسم کہ اللہ، اللہ! کمر، کولا اور ادا، واہ، واہ، واہ! ممدوحۂ سما و سمک، کاکل دودِ آہِ ملک، دمک طلاکار، مہر کردار، دلک ماہ اطوار۔ وہ لوحِ طالع مساھمِ لوح طلسمِ اسرارِ دادار کردگار، اور وہ دو ھلالِ مساھمِ ہمدگر مادۂ سحرِ حلال۔ اور وہ معادلِ رماحِ معرکہ آرا ھُوَ ھُوَ سماکِ رامح۔ اور وہ دو صادِ کلکِ مالکِ معاد کا وہ عالم اور دھوم، کہ لوحِ[۲] مہر و ماہ وسوادِ دورۂ دھر ھر ھر واحد محکوم۔ اور محلِ سمع ھر واحد محسودِ کل۔ اور معاملہ دمِ ادا اُس مساھم و ھمدمِ صور کا کہ حامل اور محرکِ ھالۂ طلا کا مع لعلِ واحد اور دو گوھر ھوا، اللہ، اللہ! واللہ کہ واہ، اور واہ سو واہ، سو لاکھہ واہ! اور دو گال کا اس طرح کا کمال، کہ ھو ھو مہر و ماہ کا سا حال۔ اور اُس سلکِ گوھر اور لعلِ احمر کا وہ احوال، کہ لالۂ حمرا اور اوس کا عالم۔ اور وہ محلِ مسّ

۱۔ اصل میں اس لفظ کے نیچے لکھا ھے: ''یعنی اوصاف سراپا''۔

۲۔ جملے کی عبارت چاھتی ھے کہ ''وہ موسم'' پڑھا جائے مگر اصل میں ''وہ'' نہیں ھے۔

www.urduchannel.in

اهلِ دول امرودِ ارم آسا آرام روح حور، اور گود اُس کا[1] سہا کا دارِ سرور۔ گلا کو کلا کا سا۔ اللہ، اللہ! وہ لولوءِ لالا کا ہار، اور محل اُس کا مساهمِ سحرِ محرکِ مردہ۔ لاکھ سر کا ہو کر سرو اگر علم آرا ہو، اُسکو کہدو کہ اُس سرو کا سا مراد کا (ہو)[2]۔ کولھا[3] وہ کولھا کہ در اصل عسل دار مگس وار ہو۔ اور وہ موردِ حمل گدگدا، اوہو ہو ہو، اہا ہا ہا! گرہِ موءِ[4] کمر اُس گرہ کا معا کسہ۔ سُرّہ وہ سرہ، ہمسر کلمۂ سرہ۔ اور وہ اودا اودا[5] سا لہلہا مودار مَدِّ عکسِ مار کا کل، الہا، المدد، المدد! اور روماول کا کالا گود سر کا سہارا کھا کر رودِ ماء العمر کا طامع ہوا۔ اور ہالۂ گہر دارِ طلا کا مور، سہاگ لہر والا ہلا اور اُس کو گھورا،[6] سہم سہم دودلا ہوکر، دو کوہِ الماس کا آسرا کر، رُک رہا۔ اور وہ موردِ الماس و لعل و گہر، کہ ہر گرد اُس کو مِل مل محسودِ سما و سمک ہو، سہا و عطارد کا گھر۔ اور وہ گول گول ساعدِ

۱۔ آج کل گود کو مونث بولتے ہیں۔ غالباً انشا نے آغوش کے قیاس پر مذکر لکھا ہے۔

۲۔ اصل: ندارد۔ میں نے جملۂ سابق پر قیاس کر کے بڑھا دیا ہے۔

۳۔ اصل: «کولا» دونوں جگہ پر۔

٤۔ اصل: موکمر۔

٥۔ اصل: اواد اوداسا۔

٦۔ اصل: «کہوارا» بضم کاف۔

www.urduchannel.in

لامع موردِ مرورِ ماہ، اور وہ مادۂ[1] مار کا مولد کہ ہر عروس کا رسوا گھر ہو، لاکھ دل کا محلِ آرام۔ اور وہ دو کوہِ طلا، اُس دو کرۂ مدور اور گول گول کا معاکسہ کمر کہ[2] مردار کا وہم کم رکھ،[2] محلِ سروکار کو مسودۂ سیمِ آہو لکھ۔ اور عکس اُس آگ کا، وہ آگ کہ محاورۂ کلامِ اہلِ مکہ ہو،[3] ورل آسا۔ اور وہ دو محلِ سرِ اہلِ ہراس و وسواس، دو کاسِ مدورِ الماس۔ اور وہ دو عمودِ طلا کہ داماد عروس کو گھر لا کر اُس کا حامل ہو، مدارِ سرورِ اہلِ ہوس۔ اور وہ حاملِ سلسلۂ صدا آرا سمکِ طلا۔ اور وہ دس کلکِ لعلِ احمر مدارِ ہرکار، معصرِ دل اور معاکسہ مساہم ہر واحد کا، اور وہ مصلحِ عکسِ صلح اُس دم کہ حا کو سمسمِ اسودِ مداد کار کھکر معلم کرو، دس دس ہلال ہمراہ ماہ کامل۔"

کلام مہر آلودِ طاؤسِ مراد

الحاصل وہ مردِ صد سالہ اس کلام کو مسموع کر کر رحم آور ہوا، اور اُس کو کہا کہ "وہ سرمہ اور وہ عصا

۱— اصل: "مادہ" بتشدید دال۔ مگر یہاں "نر" کی مقابل "مادہ" مراد ہے۔ مادۂ مار سانپن۔

۲— اصل۔ "کمر کھہ" دونوں جگہ۔

۳— یعنی ران، جو عربی لفظ نار بمعنٰی آگ کا عکس ہے۔

www.urduchannel.in

اور وہ کاسہ اور رسا اگر درکار ہو، لو، اور مدعا دل کا ہر طرح حاصل کرو۔ و اِلّا سرِ کوہ رہو، دال اوگرا ہوگا، سو کھاؤ۔

وہ دلدادہ روکر اس طرح کلام آرا ہوا کہ «مدعا دل کا حصولِ وصالِ دلدار سوا اور ہو، سو معلوم۔ اللہ کا رحم اور سرکار کا کرم اگر مددگار ہو، حلِ ہر گرہ سہل، اور دکھ درد دور ہوگا۔»

ورودِ طاؤسِ مراد در محل و مکالمۂ او و گارو

ہر گاہ اس طرح کا مکالمہ ہمد گر مکمل ہوا، وہ کمال آگاہ دادرس ہر اہلِ درد گھر کو سدھارا، اور کل اہل و اولاد کو للکارا، اور مولودۂ مسعودہ[۱] گارو کو کہا کہ «او گل رو، ادھر آ، کہ مہر طالع کا ولدِ اسعد، ماہ ساطع ملکِ روس، ملکۂ گوہر آرا کا والہ و دلدادہ ہوکر ادھر وارد ہوا۔ اللہ، اللہ! عالم اُس کا اس طرح کا:

کلامِ مصرع دار

اہلا گہلا رسمسا، گورا گورا، واہ!
سادا سادا، گدگدا، گول گدا کا، آہ!

اور معاسکہ اُس محامد کا اس طور:

۱ــ اصل: مسعود۔

www.urduchannel.in

معاکسۂ کلامِ مسطور

گورا گورا ، واہ ! اہلا گہلا رسمسا
گول گدا کا ، آہ ! سادا سادا گدِ گدا

وہ کام کر کہ اس امردِ سادۂ دلدادہ کو آسرا سہارا ، اور دل اُس کا لہلہا ہو۔

گلرو کا ، مسکرا کسمسا کر ، کمر کولھا[۱] ہلا کر ، مالا مال ہو کر ، سر ہلا اور دل کھلا ، اور کہا کہ « اس کلام کا مآل[۲] ہو ، سو معلوم کرواؤ . »

کہا کہ « وہ سرمہ اور وہ کاسہ اور وہ رسا اور وہ عصا لا دو کہ اُس کا کام اور ہم کو آرام ہو . »

کہا : « دادا ، وہ موا کاسہ واسہ[۳] ، سرمہ اُرمہ ، رسا وسا ، عصا وصا ، کس کام ، واسطہ ، مدعا ؟ ملکۂ گوہر آرا اور ہم ہم عمر اور ہم کلام . اُس کا کام ہم کو کل معلوم ، اور ہمارا سارا اسرار اُس کو . اگر واسطہ ہمارا ہوگا ، مدعا لا کلام ہوا ، و اِلّا ، لآ ـ اُس کو کہدو کہ گلرو کا کہا ہو ، اور سرِ مو اصلا . »

۱ـ اصل : « کولا »
۲ـ اصل : مال ـ
۳ـ اصل : کاسا واسا ـ

www.urduchannel.in

وصلِ ماه ساطع و گلرو که مساس و معامله طورِ دگر آمده

مردِ صد ساله اس کلام کا آگاه هو کر، اُدهر رهگرا هوا، اور اُس کو کہا: آ، ملكِ روس کو دلاساده هو»۔

الحاصل، اُس مردِ آواره کا اور اُس کا همدگر ملاؤ هوا۔ لهر، گوکهرو، ململ، گهاس، اطلس کا سادا سادا طور کر کر، اُس ساحره کا دل کهلا ۔ اُس دم وه لعل کا گهر آدهر، اور الماس کا سه دره[1] وا هوا۔ مردِ صد ساله، گلرو کا دادا، علاحده دور رها۔ مدعا که ماه ساطع همراهِ گلرو اُس گهر کا صدر آرا هوا، اور سلسلهٔ کلامِ گلرو اول اول اس طرح هلا:

کلامِ مصرع دار

آگ[2] لگاؤ، گرم هو، آه، رها سها کرو
وه که دُراؤ[3] والا هو، اُس کو اکل کهرا کرو
دور کرو دراؤ کو، سارا گله هوا کرو
هم کو ملو، دلو، کهلو، کهولو، گره کو وا کرو
آو، گهلو، ملو، کهلو، گود کو گد گدا کرو

۱ــ اصل : درا۔
۲ــ کلیات انشا، قلمی، ۱٤۵ الف مین «لاگ لگاؤ» هی۔ مطبوعهٔ دهلی : ۲۳۵ سلك گوهر کے مطابق هی۔
۳ــ کلیات قلمی و مطبوعهٔ دهلی: «دوراو»۔

www.urduchannel.in

کو کہہ[1] مسوسو، کوس لو، اور ملولا گولا[2] کھاؤ
رولا کرو کہ دھوم دھام، آو، مگر ملو ملاؤ
گرم رہِ سلوك ہو، مروحه مہر کا ھلاؤ
دور کرو دھاك کو،[3] لہرا سہاگ کا لگاؤ
دکھ کو سکھا کر[4] آگ دو، راکھه کو سرمه سا کرو

ماه ساطع، گلرو کو گھور گھور گرما گرم ھوا، اور کہا: «اوہ، لو آو، کہو، سو ھو۔»

اول حد سوا مساس ھوا، اور مساس ھوکر عمود کا سر ھلا، اور رس کا درا وا ھوا، اور اُس کام کا لگّا لگا۔ ھر گاہ لہر لہرا دم مار مار کر، وہ راہ مار گھسا، اور دھکا[5] گہرا لگا، گلرو کا کولھا دکھا، مسوسا کہا کر کہا: «کس طرح کا مردوا ملا، کہ رس کا محرم ھو، سواصلا۔ اس کام کو آگ کا لوکا! موا گد گدا گداکا سا سادہ لوح کدھر دھر دھمکا؟ ملکۂ گوہر آرا کو رسوا کر کر ادھر آ کودا۔ اس کو مکا، اُس کو دھول، اس کو ھودا۔ لو

۱ــ اصل: گوکہ۔ کلیات قلمی: کو کو، و مطبوعۂ دھلی: گوکہ۔
۲ــ قلمی: کو کہ، م د: گوکہ۔
۳ــ م د: دھاگ۔
٤ــ ق میں کاتب نے سہواً «سکھاکے» لکھ دیا ھی۔
٥ــ اصل: دکھکا۔

www.urduchannel.in

اور گل کھلا کہ لال لال اودا اودا سا لوہو گرا۔ حملہ کر کر گوکھرو سارا ملا دلا۔ آدم کہ موا گدھا»۔

الحاصل وہ کالا، آس مراد والا، اوس لس دار اگل کر مردہ[۲] سا ہوکر گرا۔ گارو کا اُس دم لعلِ گوہر دار ہلا اور کہا: «موا ملکۂ گوہر آرا کا مردودِ درگاہ گھر کا مالک ہوا۔ الہا! لوکا لگا اس سہاگ کو! وہ لگا کس طرح اور کس کام کا کہ گہرا گدکا مار ہم کو ادھموا کر کر ہوا ہو۔ لوگو، اس طرح کا لگور دوسرا ہو، سو معلوم۔ اول اول دعا اور سلام اور کلام کو حوالۂ سہو کر کر اور مدعا کو آلگا»۔

ماہ ساطع اول دم کہا رہا۔ ہرگاہ گارو کا کلام سارا مکمل ہوا، سر ہلا کر کہا کہ «واہ، واہ، حد کرم،[۱] ہم سا اور سادہ لوح دوسرا کد ہوگا کہ سرکارِ والا کا کام اس طرح کر کر سادہ لوح کا سادہ لوح رہا۔ کرم اور مہر کدھر، کہ مورد ملال ہوا! واللہ! اگر ملکۂ گوہر آرا کو اس طرح کا سرور حاصل ہوا، معاً اس حور کو مل کر معلوم کرو کہ مار رکھا ہوگا»۔

۱۔ اصل: مردا۔

۲۔ اصل: گرم

www.urduchannel.in

اس کلام کو حوالۂ سامعہ کرکر گلرو کا درِ سرور کھلا اور کہا کہ ”اللہ! اللہ! اس دم ہم کو معلوم ہوا کہ ہمدگر کا وہ معاملہ واسطۂ حصولِ اصلِ مدعا رہا۔ دل کا لگاؤ ہو، سو اصلا۔ روح مسرور اُس دم ہو کہ ملکۂ گوہرآرا ہو، وإلّا کس طرح؟ دراؤ والا مردوا در گور! اور اُس کا وہ سرِ مار، گو کہ ہو درکار، کس کام؟“

وہ دولا سوداگر، سود مول کا گاھک، گاہ ادھر گاہ اُدھر، گاہ اس ملک، گاہ اُس ملک، گاہ صحرا گرد، گاہ واردِ کوہ، ماہ ساطع کا درِ کلام اُس طرح کھلا کہ ”اول دل اس گدا کا والہِ ملکۂ گوہر آرا ہوا۔ اور اُس کا ارادۂ وصال کرکر محرمِ اسرارِ صحرا اور گاہ ہمدمِ کوہ رہا۔ اور اُس کا سودا اس حد ملکِ دل کا مسلط ہوا کہ اس کوہ کا محرم ہو دم سادہ رہا۔ اللہ کا سہارا اور رسول کا آسرا اس مردِ صد سالہ کو در ہر حال ہو، کہ رحم کھا کر احوال کا سائل ہوا، اور کہا کہ سرمۂ طلسم اور عصا موسا[1] کا اور مدد کا رسا اور کاسۂ دائم الطعام لو۔ سرمہ، کاسہ،[2] عصا، رسا کس کام کہ گلرو

١- اصل : موسیٰ۔
٢- اصل : سرما کاسا۔

٣٢٩٦٤

www.urduchannel.in

سا ہمدم اور محرم ،اسرار ملا، اور اس رس کا مساس اور ململاؤ حاصل ہوا کہ ہر طرح کا درد اور دکھ دور کھسکا۔ اللہ، اللہ! سادہ سادہ گال اور گول گول گرۂ[۱] مدورِ محرم کا محرم ہوکر اس ماہ ساطع گدا کا دل اس ادا اور کلام کا اس طورِ مملوک ہوا کہ اگر ملک اس طرح ہمکلام ہو کہ ملکِ دارا لو اور گارو کو وداع کرو، اُس دم اس مملوک گدا کا درِ کلام اس طرح وا ہوگا کہ گارو کا اسم لو، اور سارا ملک و مال وار کر گدا کو دو۔ مل اگر مسکرِ کاسۂ عدل ہو، اس گدا کو کہ ملکۂ گوہر آرا کا در ہر حال والہ وصال اور مملوک رہا، کہو کہ ''او ہمہ مہر اور دادِ مصور سالم اور مکرم رہ، اور ڈھرا آسرا اور سہارا رکھ۔ کہو، اگر سہو محو معمول ہمارا ہو، مہر کا آسرا آس کس کو ہو''۔

گارو کا دل مسرور ہوا، اور مسکرا کر کہا ''لو، آو، عہد کرو، لکھدو کہ گارو کا محل علاحدہ ہوگا۔ اور لکھا ہوا عہدِ مسلّمِ مُسلِمِ مُسلّمِ» ماہ ساطع کا سر ہلا، اور گارو کا کہا ہوا عہد لکھا۔

۱- اصل: گرہ۔

www.urduchannel.in

صعودِ ہدہدِ گارو، و وصولِ او در مصورِ محلِ ملکۂ گوہر آرا

اُس دم اُس ساحرہ کا سحر معلوم ہوا۔ واہ، واہ! اِلو، گارو کدھر، گارو کا ھد ھد ہوا، اور وہ ھد ھد صعود کر کر ہوا کو ملا۔ ملکۂ گوہرآرا کا گھر اُس کا آرام گاہ ہوا، اور سر اُس کا کھلا۔ اُس دم ملکۂ گوہر آرا کا دل گل گل کھلا، اور اُس کا آگا روک کر کہا کہ "سرك، او کم مہر۔ سال و ماہ سلام ولام، لکھا وکہا؟، روکھا سوکھا دلاسا، سوا صلا۔ سراسر سہو محو، دور ھو۔ لاحول ولا۔ اس لاگ کو آگ کا لوکا"!

اُس دم ھد ھد آدم ہوا، اور وہ آدم کھل کھلا کر اس طرح کہلا کہ "مالك ھو۔ کہو، سو کہو، اور گلہ[۱] کرو، مارو۔ ہمارا اور مدعا ھو، سو معلوم، الا ملکۂ گوہر آرا کا ھر طرح سرور۔ او ماھرو، ادھر آ، ہمارا اور ملکۂ گوہر آرا کا معاملہ لکھ رکھ۔ کل کو اِدھر اُدھر گلہ ھو[۲]، گواہ ہوکر کہ کہ گارو کا

LIBRARY
Date ....
ALIGARH

۱۔ اصل: گلا۔
۲۔ اصل: گلا۔

www.urduchannel.in

دوس ہو، سو معلوم۔ اُس کا الحاح سوا اور طرح کا کلام ہو، سوا صلا "۔

ماہ رو کا سوادا دکھا کر، لعلِ گوہر دار ہلا، اور کہا کہ "لو، آؤ۔ دم لو، آرام کرو۔ راگ واگ گاؤ۔ ہمدگر کا گلہ ولہ[1] سارا دور کرو۔ گال ملو، گال ملواؤ۔ محرم کھولو، محرم کھلواؤ۔ مساس کرو، مساس کرواؤ۔ گول گول کولھا ملو ملواؤ۔ آہ واہ کرو کرواؤ۔ گارو کا اسم "گلو" رکھو اور ماہرو کو ہمدگر صلاحکار کرکر اس کا صلہ[2] دو"۔

الحاصل، سرِ محرم کھلا اور ہر طرح کا مساس اور گھل گھلاؤ، اور ململاؤ ہوکر راگ کا لہرا لگا۔ ملکۂ گوہر آرا کا سوہلا، واہ، واہ! اور گارو کا دائرہ، اللہ، اللہ! ملکۂ گوہر آرا کا دل اُس کا دائرہ مسموع کر کر مسرور ہوا، سراہ کر کہا کہ "گلرو، اگر اس دم مال اور ملک درکار ہو کہو، کسو اور کو دلوادو۔ اور اس گوہر آرا کو مملوکہ معلوم کرو"۔ کہا کہ اس گلرو کو وہ دو کہ اُس کو درکار اور اصل مدعا اور مراد ہو"۔

۱ــ اصل: گلا و لا۔

۲ــ اصل: صلا۔

www.urduchannel.in

کہا کہ ''گلو، کہ''۔

کہا کہ «ماہ ساطع ولدِ مہر طالع، ملکِ روس، حورسا امرد گوہر آرا کا مساہم، اہلِ کمال کا ممدوح۔ ہر کام کا کس والا، اُس حور کا کہ اسم اُس کا گوہر آرا اور والد اُس کا والا گہر اور والدہ مہر آرا ہو، والہ ہو کر وارِدِ کوہِ طلا ہوا۔ اور دادا[۱] طاؤسِ مراد کو مل، اہلِ دل اور رحم والا معلوم کر، سارا احوال کہا۔ دادا کمال مصر ہوا اور کہا کہ گارو، اس دلدادۂ رُوسادہ کا کام کردو۔ ملکۂ گوہر آرا کا گھر اگر معلوم ہو،ھُدھُد وُدھد، کوکلا وکلا ہو کر صاعِد ہو، اور اُس گوہرآرا کا احوال معلوم کر۔ اگر اسہل ہو، لگّا اس کام کا لگا۔ اور اگر اس طرح محال ہو، اور صلاح کر۔ سو اس دم اس مملوکہ کا آمد آمد کا واسطہ اس کام سوا اور ہو، سو معلوم۔ اور اس سوا کام اور ہو، سو اصلاً»۔

کہاکہ «وہ امرد معلوم ہوا کہ طاؤسِ مراد کا گھر کُودا، اور اُس لعل کا مالك ہوا کہ لعل کا آدھر گھر اور الماس کا سہ درہ اُس کا وہ ہوادار، اور اسم اُس لعل

۱۔ اصل : داد

www.urduchannel.in

کا گلرو۔ واہ، واہ! اِلّو امرد اور کس والا ہر طرح ممدوح ہو، وہ لعل کا گھر آدھر اور الماس کا سہ درہ اور ہوا کا عالم اور گہرا گدکا اور کہُل کہلاؤ اور مِلملاؤ۔ اُوہ، اُوہ! اس آمد کا مآل دراصل لگاؤ کا کمال، اور محرم کا ملا دلا گوکھرو اُس کام کا گواہِ حال۔ گلرو کا مائل گوہرآرا کا طامع ہو، سو اصلاً»۔

کہا: «ملکہ،[1] اس طرح کا کلام کم اور سارا گلہ[2] گم کرو۔ گوہرآرا کا والہ و دلدادہ گلرو کا محرمِ اسرار ہو، واہ عدل! لو سرکو، مآلِ کار معلوم کر کر اس طرح کہا کرو»۔

کہا: «اگر مُکرو، مُکرو۔ دل کا احوال سو اللہ کو معلوم ہوگا»۔

کہا: «ملکہ، کلام سرکار کا اصلِ اصل۔ وہ سرکار کا مملوک اور گلرو مملوکہ۔ اُس مملوکِ مردہ کو محرمِ اسرار کر کر عمرِ مدام کا مالک کرو»۔

کہا: «اگر سرورِ دلِ سرکار اس طرح ہو،

۱۔ اصل: ملکا

۲۔ اصل: گلا

www.urduchannel.in

طوعاً و کرہاً آولا[۱]۔ آمّا مہرآرا کو آگاہ کرو کہ ملک والا گہر، ہمارا اور اُس کا مالک، اس احوال کو مسموع کر مسرور ہو۔ اگر اس کا اُس کا حکم لو، اس طرح کا مردوا حور سا امرد، واہ، واہ!»

گارو کا ملال دور اور دل مسرور ہوا، اور ملکۂ مہرآرا کو سلام کر کر کہا کہ «آمّا، گوہرآرا کا دل، ماہ ساطع ولدِ مہر طالع ملکِ روس، کا طامع وصال ہوا۔ واللہ! اُس سا امرد اور حور سا مردوا اور ہو، سو معلوم۔ گوہرآرا کا ماہرِ حال ماہرو اور اس گارو سوا اور ہو، سو اصلا۔ رو روکر حال اُس کا اس طرح ہوا کہ کہو اور روؤ[۲]»۔

مہرآرا کا دل ملول ہوا اور کہا کہ «اُس امردِ سادہ رو حور طور کو لا»۔

گارو کا اُس دم مکرر ھُدھُد ھوا، اور وہ ماہ ساطع امردِ دلدادہ، آلودہ درد و الم کا، مکرر اُس مصور محل کو آدھمکا۔

۱۔ اصل میں پہلے «اولی» تھا۔ کسی نے چھیل کر «اولا» بنا دیا ہے۔
۲۔ اصل: رؤ۔

www.urduchannel.in

کلام درحصولِ اہمّ مرام

الحاصل دولہا[1] ہو کر وساده آرا ہوا، اور لاکھ حورِ طاؤس کردار اور سو لاکھ اہلِ سرود کا لگا لگا اس طرح کہ کوسِ رعد آسا، اور دہلِ[2] سامعہ سا، اور اور دمامۂ اسد صدا، اور عودِ حمامہ آوا کا ہمدگر مل کر سُرو رُ، مدّہم وکّہم، سادہ وادہ، اور گاہ اور صعود کر کر سرگم کا حورِ ارم کا سا عالم ہوا۔ اور اِدھر کامود، گاہ مدہ مادہ اور ملار، گاہ کِدارا اور مالکوس سا راگِ سامع آرا مسموع کر دل ملوک اور اُمرا کا کھلا۔ مولا اور کلو کا وہ کلام کہ "کملا محرم دل دادہ" ہر سامع کو سراسر آگ لگا کر الگ ہو رہا۔ اور سادھو مادھو کا ادا دکھا دکھا کر دھوم دھام کا رَوْلا کہ سُدھارس کا کہا ہوا وہ "دِر دِر، دِر دِر، دِر دِر، دَرا، دَرا، آہِ دِر دِر، دِر دِر، دَرا دَرا۔

کلامِ مصرع دار

وصلِ دلدار آمده دردِ دلِ ما را دوا
رو، ارسطو، رو ارسطو، دردِ سر ما را مده

کودکِ دہ سالہ اور مردِ معمرِ صدسالہ کو رُلا رلا

۱۔ اصل: دولہ۔
۲۔ اصل: دہل دل۔

www.urduchannel.in

کر روح کو آ لگا۔ گل محمد کا سالا، مکھو، ہرگاہ دائرہ سنبھال کر کوکلا سا اس طرح کوکا:

گو کل کو مورلا کوک رہو ہو
رادھا ہر کا ہو اُور یسدھارو

اُس دم ہر دل کا ارادہ کرکر کرا آگ کا کر، ہمراہ رود و سرود راگ کا لہرا اور سُر سم کا لگا لگا کر علاحدہ علاحدہ ہر گروہِ[1] آدم کا طور اور ہُوَ ہُوَ ہر کدام کا کلام، اس اس طرح ادا ہوا کہ واہ، واصلا۔ کلو، مرادو، اماموں کا کھرا کھرا[2] گہرا گہرا گہروا، دُھرا دھرا کمر کولھا[3] ہلا ہلا، گلا لہر لہرا، دولھا[4] کو گھور گھور، دم سادھ، گم ہو، گا گا کر: «اودھو مہرا گہرا والا حاکم ہم را» اس طور کہ، واہ!

اور واہ، واہ! وہ رہس لالہ رامداس کا، اور وہ سارا عالم، اور کالا کمل والا گوالا، اور وہ سو سر کا کالا، اور وہ اوس، اور وہ گھاس، اور لاکھ گؤ کا دودھ، اور گؤرس، اور لاکھ گاگر، اور رس کا

۱ـ اصل: گروہ۔
۲ـ اصل: کہرا کہرا۔
۳ـ اصل: دکولا۔
۴ـ اصل: دولہ۔

www.urduchannel.in

سا گر، اور اُس راگ کا لگاؤ، اور آگ کا الاؤ، اور ھر ھر درگ مِرگ سا، مولا سا، اور گوکل کا سارا اُداسا، اور اُدھر کا ادھورا دلاسا، اور وہ دھوم دھام کا رَولا، اور راولا کوسا، اور آس کا لـّگا لگا کر، سولہ سولہ سو کا مسوسا، رو رو ٹھکـُھك کَہك سُلـك سُلـك دھك دھك، سر گال کو راکھ دھول مل، اس طور کہ

ھا ھا، او دھو ھردوارکا کو سدھا رو
کا ھو کہا دوس سگرُو دوس ھمارو

اور واہ واہ! وہ آلھا اودل کا راگ ٹھمك ھمك اور کوروٗ کا گھما کا، اور ھر ھر سور اور سُودَّر کا گہل گھلاؤ گہك گہك، اور واہ! وہ سرِ راہ گولر کا آسرا اور کولـك کا لگا، اور وارد و صـادر کا دُگھدھا، اور ادھر اُدھر ھرکارہ لگا ھوا، اور آمدِ مالِ سوداگر، محرر اُس کام کا لا لا گِردھر اور آلڈو اُس کا سالا اور سسرا اُس کا مادھو رام، اور ھمدگر اس طور کا کلام کہ «مہر کا گھور محمد سُرُور کو راگ اس طرح ھوا کہ ھوا کو کوا کرا»

www.urduchannel.in

کلام مصرع دار

مه ما آمَرَدْ سَدَه سَدَه[۱]
دَرَدَا دَرَدَا دَدَه[۲] صدا
که درا درا اِدرا[۳] گدا
هُدهُد هما کو سر و دُم ہلا
هُلُولُوم هُلُولُوم هُلُولُوم هُدُولُوم

اور گھورک گھورک گھور گھور مردِ حمد آور کا کلام اور کُڑاگ اس طرح کا

کلام مصرع دار[۴]

کورار کورار کورار اول گورلوک و کلگواره
سوکار سوکار و کولار کولسام و اور گولسام

۱۔ بین السطور میں اس کے معنی لکھے ہیں: سادہ سادہ۔
۲۔ ان لفظوں کے نیچے لکھا ہے: درا دا، دراده داده۔
۳۔ اس لفظ کے نیچے لکھا ہے: ادھر۔
۴۔ پہلا شعر قصیدۂ بے نقط موسوم بہ طور الکلام کا آٹھواں شعر اور ترکی زبان کا ہے۔ کلیات قلمی (ورق ۲۱۰ الف) میں اس کے الفاظ یہ ہیں:

کورار کورار اول کور کو لك و کلکواره
سوکار سوکار و کولر کولسام اور کلسام

مطبوعۂ دہلی (ص ۱۲۸) میں اس طرح لکھا ہے:

کورار کورار کولار اول کورو کلکواره
سوکار سوکار و کولر کو لسام اور کلسام

دوسرا شعر غالباً اسی موقع کے لیے کہا گیا تھا۔ کلیات میں اس کا پتا نہیں چلتا۔

www.urduchannel.in

اول کور گولوک دور مو کور گولوک دور اول کور
گولوک دور موکور گورلوک دور مولوموک دور

واہ، واہ! وہ دورھارا دِکھا دکھا، دھمکا دھمکا کر، معاملہ[۱] حال کاسا اُس گروہِ دَدْآسا کا، کہ اصلِ مولدِ کُل روہ اور ہر واحد اُس گروہ کا عکسِ مرادِ احمر،[۲] اور کل کا طور سو اس طرح کہ عمّامہ ململ کا اور دس اطلس گلدار کا گھگرا دُمِ طاؤس سا، اور کالا کمل کسا ہوا کمر کا سہارا، سرمہ سراسر گُھلا ہوا، اور وسمہ لگا ہوا، اور وہ ہرارا اور حملہ گہرا، اور سرود کا لہرا، اور سر ہلا ہلا اُکس اُکس کود کود اعادہ اس کلام کا: «ملا سردارا، اِسکوا، اِسکوا»۔

اور اللہ اللہ! وہ مکالمہ علماءِ اھلِ دہ کا ھمدگر اس طور، کہ «ملا صدرہ آس آس لِکھس رھا۔ ملا محمود مع اولہ آس آس کہس، اور حمدلاہ[۳] سُلّمِ مُسَلّم والا

۱۔ اصل: معاملا۔

۲۔ اصل میں لفظ کے نیچے لکھا ہے: «یعنی خرس»۔ احمر کو فارسی میں سرخ کہتے ھیں اور سرخ کا عکس خرس ہے۔

۳۔ اصل: حمدلاہ۔ مولوی حمد اللہ سندیلی نے محب اللہ بہاری کی منطق کی عربی کتاب «سلم العلوم» کی شرح لکھی ہے، جو مصنف کے نام سے «حمداللہ» مشہور ہے۔ مسلم، یعنی مسلم الثبوت، اصول فقہ حنفی کی ایک عربی کتاب ہے، جو ملا محب اللہ بہاری کی دوسری تصنیف ہے۔

www.urduchannel.in

دُوٗ کو رَدّ کرِس۔ دراصل عِلم کا گھر، سو مدرسہ ملا سعد کا رہا۔ و ما عداھا لا۔ اس کو دَرِك کرو اور کا اور وہ کہ اَلعِلمِ مَعَ العمل، کالمسك مَعَ العسل»۔

اور وہ مردودِ درگاہ سالار و مدار کا رَولا، راکھ دھول سر کو لگاؔ[1] اور الاؤ آگ کا سلگا، اور وہ دَھمَال اور دِھدکار کا معرکہ کہ «مدار مدار مدار، سالار سالار سالار»۔

اور واہ واہ! وہ کلام لا لا سدا سکھ کا کہ کھرا اُس سا دوسرا کم ہوگا، محوِ کاسۂ مدام ہوکر اس طرح کہ «دَرا درا درا، راگ کا سِرا، دِر در درٗ در دور کر دُر در در در، کس کا دُر، اُس امرد کا کہ ماہ آسا سادہ رو ہو»۔ اور وہ ملمع کلمہ کہ «ماء الورد اور دُر دارو ملاؤ کر در کلوم دِہ۔ او مردك اُلو گُدّو، حمارِ صحرا گدھا گُدّو، مگو، «کل کلا کلوا» مع «اَ کل، اَکلا، اَکلوا» کُلو لحمِ مملح، دگر راج آرامِ دل دہ، مِل کر سو رہ»۔ اور اعادہ ہر دم اس کلامِ مہمل کا کہ «اللہ اور رام، کلاھما واحد»۔ لاحول و لا۔

---

[1] اصل: لگاؤ۔

www.urduchannel.in

اور محاکمہ گروہِ ملّاح اہلِ اسلام کا اس طور[1] :

«مُسُعُدا گُسُو، کُدا وُہُم کُرُو، رُسّا کُسُو،
اُس کُو دُوھُو، گُوُرُس کُرُو، لُٹّکا دُھُرو،
مُوکُوک مُوکُوک مُسکا کہتاؤ کُہوا کَھاو گُوکُوک۔»

مکالمہ او سوال، اور وہ دوارکاداس اوسوال کا کورۂ حدّاد سا گال، اور وہ لس دار رال کا معاملہ گؤمکھ سا کلّا، سر کھلا، اور اُس کا وہ محلِ امعا دمامۂ رعد صدا، اور مکارام اُس کا گر، اور سرگم کا سا سُر۔

معاملۂ اہلِ حال

اور وہ، آمدِ اہلِ کمال، اور وہ عمامہ، وہ کلاہ، وہ ردا اور سماع و حال، اور وہ عرس کا احوال؛ اور وہ ولوّلہ اور سودا، اور وہ سوکھا ساکھا

۱۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب اپنے گرامی نامۂ مورخۂ ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۶ع میں تحریر فرماتے ہیں :

«وہ جو ملاحوں کی بولی کی نقل اُتاری ہے، وہ بنگال کے ملاحوں کی نقل ہے۔ بنگالی زبان کی بہت ہی عام چیز یہ ہے کہ آپ کا فتحہ ان کے ہاں ضمہ ہوجاتا ہے اور اکثر کسی قدر اشباع کے ساتھ اور کبھی پورا "و" ہوکر ان کی زبان سے نکلتا ہے، جیسے گھر کو گھور اور گنگا کو گونگا کہتے ہیں۔ انشا پیدا ہی بنگال میں ہوئے تھے۔ ملاحی کا پیشہ کرنیوالے بنگال میں مسلمان ہی ہیں۔ اس لیے یہ بہت قرین قیاس ہے کہ بنگال کے ملاح مراد ہیں۔»

www.urduchannel.in

گردۂ مدور[۱] اور کاسہ[۲] دال عدس کا رُوکھا؛ اور حرص و ہوا، اور وہ راگ اور صدا، اور دائرہ اور دورہ[۳] «اللہ ھُو» کا؛ اور وہ اُھو ھُو ھُو، آھاھا سر اور عصا اور رومال ھلا ھلا کر، رو رو، رُلا رُلا کر۔

اور وہ لاھور کا سِکھ گرو امرداس والا، اور اُس مردود سُؤر کا «واہ گرو واہ گرو» کا معاملہ اس طور کہ لَاحولَ وَلَا۔

اور وہ دس مرد کہ ھر واحد کا سودھرا مولد اور ماوا، اور اسم ھر واحد کا اس طرح: رُولنڈُو[۴] گُلّو[۵]، گتھمّا[۶]، دُھوما، مَلّھا، سَلّھا، کَلّا، مَہرُو، محمد مراد، سمُّو، آکر ھر واحد اس طرح کوکا، اور دُھرا دھل محرمِ صدا ھوا۔

۱۔ بین السطور میں لکھا ھے: نان۔

۲۔ اصل: کاسا۔

۳۔ اصل: دورا۔

۴۔ دریای لطافت میں رلدو بے واو معدولہ لکھا ھے۔

۵۔ دریای لطافت میں گلو لکھا ھے۔

۶۔ دریای لطافت (ص ۲۵۲) میں گھما لکھا ھے اور پنجابی نام بتایا ھے۔

www.urduchannel.in

کلامِ مصرع دار

کرم اللہ دَا لَکھ طرح دَا، اس دولھا دَا لال رومال
سرور سرور سرور سرور آکھ رھا کر گھتا لال
سہرا دا[1] سرور دا رُولدو، سرور رَاوَل دولھا ہوءک
دولھا دَا گھر اللہ وَساؤک، سرور دَا اِہ کولا ہوءک

اور، ملّھو، اور عصمو، اور امامو، اور مرادو اور کرمو، کہ ھر واحد کا گھر لاھور، اور کام ھر واحد کا سوھلا آ کر اس طرح ھر واحد کا راگ ھمدمِ سمیع اھلِ سرور ھوا:

کلامِ مصرع دار

امّا دَا اِہْ لال دُلارا دُولھا کِکّر ملھو وال[2]
اکھ[3] ملاوک گھور رھا اِہْ امّا والا عصمو وال
آسا مل امّا دا محرم کرم محمد ممّا مِلدا
اکھ[3] ملاوک کِکّڑ دولھا آکھ مرادو کرمو وال

۱ــ اصل: کا ـ مگر پنجابی میں یہ علامت اضافت مستعمل نہیں ہے، اس لیے میں نے پنجابی علامت «دا» کو متن میں لکھنا مناسب خیال کیا ـ

۲ـ اصل میں تینوں مصرعوں میں «ول» ہے ـ

۳ــ اصل: آکہا ـ

www.urduchannel.in

سر سودا کلاہِ دود آسا ہدہد اور مور کا سا طُرہ لگا ہوا سو دور دہر کر گلا ولا کس سا لال لال ہو، گہور گہور، گہورک گہورک، کود کود لُوم اور مکرا اور مسکول کا گرما گرم گول گول گولا سا سلام، اور مسکرا مسکرا طاؤس وار کام، اور کلام اس طور:

وہو وہو او کالا آدم کالا آدم
لاو ول لاو ول درام درام

اور سوگوارا دارو اور رال کو آگ لگا کر معرکہ آرا ہوا۔ ماہ ساطع اور ملکۂ گوہرآرا کو اس طور کا کلامِ مداح معرکہ آرا مسموع ہوا کہ اللہ، اللہ!

کلامِ مصرع دارا

حور عروس مدعا، صلّ علا محمدٍ
عطر سہاگ کا لگا، صلّ علا محمدٍ
واہ، وہ عالم اور ادا، سہرا ملا دلا ہوا
طورِ سحر سو رسمسا، صل علا محمد
سلسلۂ کلام گرم، اور ہوا وہ سرد سرد
وصل سہا و مہر کا، صل علا محمد

۱۔کلیات انشا قلمی: ۱۴۱ ب، کلیات مطبوعۂ دہلی: ۲۳۲۔

www.urduchannel.in

وارد معر کہ ہوا مہرۂ ماہ و مہر[1] کو
اور عطارد سما، صل علا محمد

آس مراد کا ادھر اور اُدھر کو گل کھلا
گل کدہ سارا لہلہا، صل علا محمد

معرکہ دھوم دھام کا، وہ محل اور اُس کا وہ
کار مرصع و طلا، صل علا محمد

صدر صدور رسم وراہ وارد محکمہ[2] ہوا
مہر ملوک کا لکھا، صل علا محمد

طرۂ لعل و گوہر اور سلسلہ راگ[3] کا کھلا
وا درۂ ارم ہوا، صل علا محمد

صل علا محمد، آل رسول کا رہا
ہم کو مدام آسرا، صل علا محمد

سورۂ حمد اور درود ورد کر آشنا،[4] واہ واہ
واہ، کرور واہ وا، صل علا محمد

١- اصل: و ندارد۔

٢- ق و م: حاکم۔

٣- ق و م: ہار۔

٤- مقطع میں بہ مجبوری منقوط لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

www.urduchannel.in

اُس مداح کو اس کا صلہ[1] آ گرا، اور اُس کا گردا گرد اور کمرِ مرصع اور عطر اور طرۂ گوہر اور ہار گل[2] کا مِلا، اور کہا کہ «واہ، واللہ، واہ!»۔

اور حکم عالم مطاع کامو اور کادو اور گوگا اور رموّ اور کلو کو صادر ہوا کہ کل اس کو گاؤ۔ لاکھ حصارِ طلا کار، دس لاکھ ہالۂ ماہ کردار اور سولہ لاکھ سہ درۂ الماس وار، اور سو لاکھ طاؤسِ ہما کردار، ہر ہر واحد آگ کا کرا مع[3] گلکدۂ ارم اگل اگل معرکہ آرا رہا۔

اور رعد صدا وہ گرما گرم گولا کہ سما و سمک کو دہلا دہلا ہلا ہلا کر محلِ طلوعِ صد مہر و ماہ و سہا و عطارد ہوا، اُس کا عالم اس طور کا کہ واہ!

اور وہ کرہ مدور سا اطلس کا کہ آگ کا لگاؤ اور دود اُس کا حاملِ ہوا، اُس کا صعود، اللہ اللہ!

ہر گاہ ماہِ عالم آرا کا سدس عہدِ عمل رہا، اسعد الدولہ ملا محمد کامل، اور اکرام الدولہ ملا محمد لامع کو دو گواہ کر کر دولھا آمادۂ وصالِ دلدار رہا۔ اور

۱۔ اصل: صلا۔ ۲۔ اصل: کل۔

۳۔ اصل: معہ۔

www.urduchannel.in

عروس کا سرآمدِ وکلا صدرالصدور، صدرالدولہ، مکرم الملک ملا محمد واسع ہوا۔ اور داماد کا عمادالدولہ، مصلح الملک ملا محمود۔ الحاصل وہ دس سطر کہ عروس و داماد کا معاملۂ[1] ہمدگر اُس سوا ہو، سو معلوم، مع[2] مَہر و مُہر و گواہ دولھا[3] حوالۂ سمع کر کر محل سرا کو سدھارا۔ اللہ، اللہ! وہ آس مراد کا موسم اور اُس دولھا کا طرۂ الماس اور لعل کا عالم۔ اور وہ سہرا سلسلۂ گوہر اور گل کا اہلا گہلا، اور وہ ہارِ مرصع کا لہلہا، اور وہ سہاگ کا عطر، اور وہ محل سرا کا معاملہ، اور گھر کا وہ سمر راگ علاحدہ علاحدہ اور طور کا۔ اور کل رسم و رسوم اور معمول، اور اللہ کا رحم اور دھوم دھام، اور وہ ماہرو کا گُلگلا سا گال اور اُس دم کا حال، اور وہ گہما گہمی، اور وہ ملولا، اور وہم اور مسوسا، اور ہراس اور لاکھ طرح کا وسواس۔ اور اس ہم عمر کا دلاسا اور اُس کا اُداس کلمہ و کلام، اور اُس کا گھلاؤ مِلاؤ، اور وہ سُوھلا کہ

۱۔ اصل: معاملا۔

۲۔ اصل: معہ۔

۳۔ اصل: دولہ۔

www.urduchannel.in

«لو، وہ آگلا اکہرا دُہرا ہو کر اس طرح آلگا» اور اُس کا رکاؤ اور دل کا گہاؤ اور رکہہ رکھاؤ۔

واہ واہ، وہ محل سرا کہ طرح اساس اس طور حدِّ معمار ہو، سو معلوم۔ ہر موسم کا علاحدہ علاحدہ عالم۔ موسمِ سرما کا عالم اس طور: وسط گلکدہ گول گہر کلاہِ سمور آسا، اور ہر ہر در کو اصلی طوس لگا ہوا، لمعۂ مہرِ وسط السما، سرو سا دگلا ہوا کا گد گدا ملمع مطلا۔ اگر کا عطر اُس کا حوصلہ آرا، اور راگ کا سُرور، سِرا وِرا معلوم، مگر مدہ مادہ کا دورہ، اور عود کا ہرازا، اور ہا ہا ہا! وہ گہما گہم کا موسم، اور دمکلا وہ کہ اُس کا اس طرح کا عالم کہ دو کوس والا مار کہا کر لال ہو، اور وہ کلال اور گالم گال، اور وہ آمد آمد کا سُر اور دہمال، اور راگ اس طرح:

٭مادہو ہو درس دکہاؤ رادہا کو دوؤ ادہر گہکر سدارس لو٭

اور موسمِ گرما کا حال اس طرح کہ طالوعِ ماہِ طلسم کا سحر کا سا معرکہ، موگرا کا گہر، گوہر آمودہ ہر در، گردا گرد لہر اور گوکہرو کا لہرا، اور راگ واگ اصلا، مگر کامود اور کدارا۔

www.urduchannel.in

اور اللہ اللہ! وہ اودا اودا احاطہ کوہسار کا سا گردا گردِ دورۂ عالم، اور وہ اہلا گہلا لہلہا ہرا ہرا موسم، اور واہ واہ! وہ عروسِ رعد کا رَولا کہ اس طرح معلوم ہو کہ آگ کا کُرہ، ہل ہل کر گرا۔ اور وہ مَسّدِ طلا کار اور دالک اور دمک اور موسل دھار اور سارا محل سرا طورِ طاؤس ہوا دار۔ اور ہرہر در اور ہرہر کھم کو سُوھا ململ اور سوھا ادرسہ لگا ہوا۔

اور واہ واہ! وہ کوکلا اور وہ کدم اور اُس کا گلا کسا ہوا محو و آوارہ، اُس کا ھار رسّا گہوارۂ مرصع کا اور راگ واگ، گوا دِھدکار، کس کو درکار مگر ملار ملار ملار۔

الحاصل اُس حورِ ماہ آسا کا وصل اُس سروِ دلآرا کو حاصل ہوا۔ او لوگو، سر کھول کھول دعا کروکہ— الٰہا، اُس طرح کہ ملکۂ گوہرآرا اور ماہ ساطع کا ہمدگر مدعا ملا، اُس طرح ہمارا اور کل عالم کا دل مسرور اور دکھ دِلدَّر دور ہو!

اہلِ عالم کو معلوم ہو کہ معمارِ اساسِ «سلکِ گوہر»

۱ــاصل: کو۔

www.urduchannel.in

طلسم کا اسم، مرادِ «لو آرَادَ اللہ»[۱] ہمسرِ املا، ولدِ مدلولِ «مَا آرَادَ اللہ»[۲] مصدر، ولدِ معلوم «لمعُ اللہ»[۲] ہوا۔ سو ہم اور ہمارا والد اور ہمارا دادا سگِ درگاہِ اسد اللہ، رَحِمَہُمُ اللہ، ہر کدام کو مسموع ہوا ہوگا کہ وہ مردِ عمدہ، والد محررِ سطور کا آلِ رسول اور صلاح کارِ اُمرا، سر آمدِ حکما مع علمؔ و کوس ہمسرِ رؤسا، دلاورِ معارکِ اہلِ حسامِ دو دم، سالکِ مسالکِ کرم، سرگروہِ اہلِ ہمم رہا، اور سحر و مسا مدام، دمامۂ حمامہ صدا اُس کا سرِ عام، اور عموماً اطعامِ وارد وصادر کا واسطہ، اور محرکِ سلسلۂ صلہ،[٤] اور علوِ حوصلہ اُس کا وہ کہ دم سوال ہر کدام کو موسمِ سرما گرما گرم کمّل اور موسمِ گرما دودھ ملا۔ مردِ طعام دِہ، مددگارِ کہ ومہ، درد دکھ کا سہارا، گھر اُس کا اہلِ کمال کا آسرا۔ الٰہا، اس کا صلہ[٤] اُس کو

۱۔ اصل کے بین السطور میں اس جملے کے نیچے لکھا ہے: «ان شاء اللہ»۔ دیباچے کے حاشیے میں اس کی وضاحت کی جا چکی ہے۔

۲۔ اصل کے بین السطور میں اس جملے کے نیچے لکھا ہے: «ماشاء اللہ»۔ یہ انشا کے والد کا نام ہے، مصدر ان کا تخلص تھا۔ «ما اراد اللہ» کے معنی ہیں، جو اللہ نے چاہا۔ یہی مطلب و معنی «ماشاء اللہ» کے ہیں۔ پس جملۂ ثانی جملۂ اول کا مدلول یعنی مطلب ٹھہرا۔

۳۔ اصل کے بین السطور میں اس فقرے کے نیچے «نور اللہ» لکھا ہے۔

٤۔ اصل: صلا۔

www.urduchannel.in

دلسارا رور اور مدامِ طہور عطا کر، اور سولاکھ گرہ کو وا کر!

Date.........................
ALIGARH
MUSLIM UNIVERSITY